24

# نبیوں کی جماعتوں کو پتھر، کنکر اور کانٹوں پر سے ہی گزرنا پڑا ہے

(فرمودہ 6/ اکتوبر 1950ء بمقام لاہور)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''گزشتہ جمعہ کے خطبہ کے بعد میری کھانسی تیز ہوگئی حتی کہ اتوار کی رات کو تو اس قدر شدید کھانسی تھی کہ گزشتہ دو مہینے میں مجھے ایسی کھانسی نہیں ہوئی۔ اور گو ساری رات ہی کھانسی کی شدید تکلیف رہی لیکن رات کے تین بجے سے لے کر پانچ بجے تک تو یہ تکلیف اتنی بڑھ گئی کہ برابر دو گھنٹے تک یکساں کھانسی اٹھتی چلی گئی اور صبح کے وقت جا کر افاقہ ہوا۔ اب آہستہ آہستہ پھر کم ہوئی ہے۔ لیکن میں باوجود اس خطرہ کے کہ خطبہ پڑھانے کی وجہ سے ممکن ہے کھانسی پھر دوبارہ زیادہ ہو جائے خطبہ کے لئے آ گیا ہوں۔ ساتھ ہی اس کے کل سے پھر نقرس کا دورہ ہے جس کی وجہ سے آج مجھے کرچ (Crutch)[1] پکڑ کر آنا پڑا ہے۔ یہ دورہ اتنا شدید تو نہیں کہ میں چل نہ سکوں لیکن سونٹوں کے سہارے بغیر چلنا مشکل ہے۔

میں نے گزشتہ خطبہ میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کی تھی کہ وہ مسجد کے بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ مجھے خوشی ہے کہ بعض دوستوں نے اس کی طرف توجہ کی ہے۔ چنانچہ میاں سراج الدین صاحب جنہوں نے مسجد کے لئے پانچ ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے انہوں نے بعض زمینیں دیکھی ہیں اور مجھ سے انہوں نے ذکر بھی کیا ہے۔ اگر اَور دوست بھی مسجد کے لئے زمین تلاش کر کے اطلاع دیں تو انتخاب زیادہ بہتر ہو سکتا ہے ورنہ سراج الدین صاحب ہی جس حد تک تحقیق کر چکے ہیں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کر دیا جائے گا تا کہ زمین کا سودا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو مسجد مکمل ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مال کی تقسیم پر مقرر ہوتا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ

کی طرف سے اتنا ہی ثواب دیا جاتا ہے جتنا ثواب روپیہ دینے والوں کو ملتا ہے۔2 اب یہ کتنی آسان بات ہے کہ ایک شخص دیانتداری سے روپیہ تقسیم کر دے اور اتنا ہی ثواب لے جائے جتنا روپیہ دینے والوں نے لیا ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی شخص ان کاموں میں حصہ بٹاتا ہے جو تمام جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں تو اسے بھی اتنا ہی ثواب مل جاتا ہے جتنا جماعت کے باقی لوگوں کو ان کاموں میں حصہ لینے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ پس اگر کسی شخص کو مسجد کے لئے چندہ دینے کی توفیق ملی اور پھر اسے مسجد کے لئے زمین تلاش کرنے کی بھی توفیق ملی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی بناء پر جس میں آپ نے روپیہ تقسیم کرنے والے کو بھی ثواب میں برابر کا حقدار قرار دیا ہے، شاید اسے ان تمام لوگوں کے برابر ثواب مل جائے گا جنہوں نے چندہ دیا۔ اور اتنے بڑے ثواب کو کھونا یا اس کی طرف توجہ نہ کرنا بہت ہی خلاف عقل بات معلوم ہوتی ہے۔

آج میں اختصار کے ساتھ اس امر کی طرف جماعت کو خصوصاً جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت بہت سخت ہوتی جاتی ہے۔ وہ لوگ جو کل تک ہماری جماعت کی تعریف میں رَطْبُ اللِّسَان تھے آج ان کے خون کے پیاسے نظر آ رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اخبار میں اوکاڑہ کے واقعات پڑھے ہوں گے کہ وہاں ہمارے ایک دوست کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اب پردہ ڈالنے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ قتل کرنے والے کی مخالفت کی بناء کوئی لین دین کا جھگڑا تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ وہ جھگڑا دو سال کا پرانا تھا۔ حالانکہ اگر یہ بات درست بھی تسلیم کر لی جائے کہ دو سال پہلے کا کوئی جھگڑا تھا تب بھی اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اِس وقت اس کا قتل کرنا درحقیقت ان مولویوں کی انگیخت کا نتیجہ تھا جنہوں نے ہماری جماعت کے خلاف تقریریں کیں۔ ورنہ اگر صرف یہی جھگڑا اختلاف کا باعث تھا تو اس نے گزشتہ دو سال میں یہ فعل کیوں نہ کیا۔ اگر ایک شخص دیکھے کہ کوئی اس کے بچہ کو پیٹ رہا ہے اور وہ اُس وقت خاموش رہے لیکن دو سال کے بعد مارنے والے کو پیٹنے لگے اور کہے کہ میں اُسے اس لئے پیٹ رہا ہوں کہ اس نے آج سے دو سال پہلے میرے بچہ کو مارا تھا تو کون شخص اس کی بات کو تسلیم کرے گا۔ ہر شخص کہے گا کہ اب اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد تمہارا پیٹنا اگر اشتعال کی وجہ سے ہے تب بھی اس اشتعال کو کسی اَور چیز نے تازہ کر دیا ہے۔ اسی طرح اس اشتعال کو زندہ کرنے والا، اس اشتعال کو تازہ کرنے والا اور اس اشتعال کو ابھارنے والا مولویوں کا لوگوں

کو جوش دلانا اور ان کا احمدیوں کے خلاف تقریریں کرنا تھا اور یہ ایک جگہ کا حال نہیں ہر جگہ یہی ہو رہا ہے۔

ان حالات میں پہلی نصیحت تو میں جماعت کے دوستوں کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ان امور کو ابتلاءِ شر نہ سمجھیں بلکہ دینی ترقی کا ذریعہ سمجھیں۔ یہ بزدلوں اور بے ایمانوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ مصائب کے آنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے ابتدا میں ہی منافق کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے اور جب آرام اور راحت کا وقت آتا ہے تو چل پڑتا ہے۔[3] مومن وہ ہوتا ہے جو مصائب کے وقت اَور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ احزاب کے موقع پر جب مسلمانوں سے کہا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ تمہیں مارنے کی فکر میں ہیں تو انہوں نے کہا یہ تو ہمارے ایمانوں کو بڑھانے والی بات ہے[4] کیونکہ ہمارے خدا نے پہلے سے ان واقعات کی خبر دے رکھی تھی۔ اس سے ہمارے ایمان متزلزل کیوں ہوں گے۔ وہ تو اَور بھی بڑھیں گے اور ترقی کریں گے۔ پس ایسے امور سے مومنوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مدارج کو بلند کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے ایک دن مرنا نہیں۔ مگر ایک موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ طبعی موت ہوتی ہے۔ اور دوسری موت کے متعلق فرماتا ہے کہ ایسے مرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں۔ بلکہ فرماتا ہے تم ان کو مُردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رزق مل رہا ہے۔[5] یعنی ان کی روحانی ترقیات کے سامان متواتر ہوتے چلے جائیں گے۔ دشمن تو یہی دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ تم کو مٹا دے اور وہ تم کو غمگین بنا دے مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ تمہیں مارا جاتا ہے تو تم اَور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہو، تم اَور بھی زیادہ بہادر ہو جاتے ہو، تم اَور بھی زیادہ خوش ہو جاتے ہو اور کہتے ہو کہ خدا نے ہماری ترقی کے کیسے سامان پیدا کئے ہیں تو اس کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو مولویوں نے یہ فتویٰ دے دیا کہ جو شخص مرزا صاحب کے پاس جائے گا یا ان کی تقریر میں شامل ہو گا اُس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ یہ کافر اور دجال ہیں۔ ان سے بولنا، ان کی باتیں سننا اور ان کی کتابیں پڑھنا بالکل حرام ہے بلکہ ان کو مارنا اور قتل کرنا ثواب کا موجب ہے۔ مگر آپؑ کی موجودگی میں انہیں فساد کی جرأت نہ ہوئی کیونکہ چاروں طرف سے احمدی جمع تھے۔ انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ان کے جانے کے بعد فساد کیا جائے۔

میں بھی اُس وقت آپؑ کے ساتھ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں سے روانہ ہوئے اور گاڑی میں سوار ہوئے تو دور تک آدمی کھڑے تھے جنہوں نے پتھر مارنے شروع کر دیئے مگر چلتی گاڑی پر پتھر کس طرح لگ سکتے تھے۔ شاذ و نادر ہی ہماری گاڑی کو کوئی پتھر لگتا ورنہ وہ مارتے ہم کو تھے اور لگتا اُن کے کسی اپنے آدمی کو تھا۔ پس اُن کا یہ منصوبہ تو خاک میں مل گیا۔ باقی جو احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے وہاں جمع تھے اُن میں سے کچھ تو اردگرد کے دیہات کے رہنے والے تھے جو آپؑ کی واپسی کے بعد اِدھر اُدھر پھیل گئے اور جو تھوڑے سے مقامی احمدی رہ گئے یا باہر کی جماعتوں کے مہمان تھے اُن پر مخالفین نے سٹیشن پر ہی حملے شروع کر دیئے۔ ان لوگوں میں سے جن پر حملہ ہوا ایک مولوی برہان الدین صاحب بھی تھے۔ بدمعاشوں نے ان کا تعاقب کیا، پتھر مارے، برا بھلا کہا اور آخر ایک دکان میں انہیں گرا لیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ گوبر لاؤ ہم اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ وہ گوبر لائے اور انہوں نے مولوی برہان الدین صاحب کا منہ کھول کر اُس میں گوبر ڈال دیا۔ جب وہ مار رہے تھے اور گوبر آپ کے جسم پر ملتے تھے اور پھر آپ کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے تو بجائے اس کے کہ مولوی برہان الدین صاحب انہیں گالیاں دیتے یا شور مچاتے جنہوں نے یہ نظارہ دیکھا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ کہتے جاتے تھے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ یہ دن کسے نصیب ہوتا ہے۔ پھر فرماتے یہ دن تو اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے آنے پر ہی نصیب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جس نے مجھے یہ دن دکھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر میں ہی جو لوگ حملہ کر رہے تھے ان کے نفس نے انہیں ملامت کی اور وہ شرمندگی اور ذلت سے آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

تو بات یہ ہے کہ جب دشمن دیکھتا ہے کہ یہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں تو وہ کہتا ہے آؤ ہم انہیں ڈرائیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شیطان اپنے اولیاء کو ڈراتا ہے۔6 پس جب کوئی شخص ڈرتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں یہ شیطانی آدمی ہے۔ لیکن اگر وہ ڈرتا نہیں بلکہ ان حملوں اور تکالیف کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے اور کہتا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ عزت کا مقام عطا فرمایا ہے اور اس نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں اس کی خاطر مار کھا رہا ہوں تو دشمن مرعوب ہو جاتا ہے اور پھر خدا بھی اپنے بندہ کے لئے وہ غیرت دکھاتا ہے جس کی مثال اور کہیں نظر نہیں آ سکتی۔

ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ روس کا بادشاہ پیٹر ایک دفعہ کسی ضروری امر پر غور کرنے کے لئے اپنے چوبارے پر بیٹھ گیا اور اس نے حکم دے دیا کہ کسی شخص کو اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پرانے زمانہ میں دروازے نہیں ہوتے تھے صرف پردے لٹکا لئے جاتے تھے۔اور عربی کتابوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسلمانوں کے مکانوں میں بھی دروازے نہیں ہوتے تھے اسی لئے حکم تھا کہ جب آؤ تو اجازت لے کر آؤ۔ بہرحال اُس نے ڈیوڑھی پر ٹالسٹائے کو جو اُس کا چپڑاسی تھا بٹھا دیا اور اُسے کہہ دیا کہ کسی کو اندر نہ آنے دینا میں ایک ضروری امر کے متعلق غور کر رہا ہوں۔اتفاقاً کوئی شہزادہ آ گیا۔اس نے بادشاہ کے پاس کسی کام کے لئے جانا چاہا۔ روس کے شاہی قانون کے مطابق شہزادہ کو کوئی شخص روک نہیں سکتا۔شہزادوں کو یہ اجازت تھی کہ وہ بادشاہ کے پاس جب چاہیں چلے جائیں انہیں کسی اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر ایک یہ بھی روسی قانون تھا کہ کوئی غیر فوجی آدمی کسی فوجی کو نہیں مار سکتا۔دوسرے یہ کہ بڑے افسر کو چھوٹا افسر نہیں مار سکتا۔اور تیسرے یہ کہ کسی شہزادہ کو کوئی غیر شہزادہ نہیں مار سکتا یا کسی نواب کو کوئی غیر نواب نہیں مار سکتا۔پس چونکہ قانون یہ اجازت دیتا تھا کہ شہزادے بغیر کسی روک کے بادشاہ کے پاس چلے جایا کریں اس لئے شہزادہ نے اندر داخل ہونا چاہا مگر جونہی وہ اندر داخل ہونے لگا ٹالسٹائے نے آگے بڑھ کر کہا حضور شہزادہ صاحب! بادشاہ کا حکم ہے کہ کسی کو اندر نہ آنے دیا جائے۔اس نے کہا ٹھیک ہے مگر تمہیں پتا ہے میں شہزادہ ہوں اور شہزادوں کے متعلق یہ قانون ہے کہ وہ بغیر کسی روک کے بادشاہ کے پاس جا سکتے ہیں۔اس نے کہا پتا ہے۔اس پر شہزادے کو غصہ آیا اور اس نے اسے دو چار کوڑے لگائے اور کہا باوجود اس قانون کے معلوم ہونے کے تم یہ جرأت کرتے ہو کہ مجھے اندر داخل نہیں ہونے دیتے۔اس نے مار کھالی اور شہزادہ نے بھی دو چار ہنٹر مارنے کے بعد سمجھ لیا کہ اسے اب سبق آ گیا ہوگا۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا مگر ٹالسٹائے نے پھر اسے روک لیا اور کہا حضور! بادشاہ نے اندر آنے سے منع فرمایا ہے۔اس پر اس نے پہلے سے بھی زیادہ اسے مارا اور خیال کیا کہ اب اسے سمجھ آ گئی ہوگی۔مگر جب اس نے پھر محل میں داخل ہونے کی کوشش کی تو ٹالسٹائے نے پھر اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا حضور! بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی شخص اندر نہ آئے۔اس پر شہزادہ نے پھر اسے تیسری بار مارا۔شہزادہ کے بار بار مارنے اور پھر غصہ سے اُس کی آواز کے بلند ہونے کی وجہ سے جب شور پیدا ہوا تو قدرتی طور پر بادشاہ بھی اس طرف متوجہ ہو گیا اور وہ تمام نظارہ

اوپر بیٹھ کر دیکھتا رہا۔ جب شہزادہ اسے تیسری دفعہ مار چکا تو بادشاہ نے غصہ والی آواز بنا کر کہا ٹالسٹائے! اِدھر آ ؤ۔ ٹالسٹائے دوڑ کر اندر گیا۔ ساتھ ہی شہزادہ بھی جوش کی حالت میں داخل ہو گیا اور اس نے چاہا کہ وہ بادشاہ سے شکایت کرے۔ جب ٹالسٹائے پہنچا تو بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے! یہ کیسا شور تھا؟ اس نے کہا حضور شہزادہ صاحب تشریف لائے تھے اور اندر آنا چاہتے تھے مگر مجھے چونکہ حضور کا حکم تھا کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا اس لئے میں نے عرض کیا کہ آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں اور جب یہ زبردستی اندر داخل ہونے لگے تو میں نے ان کو روکا۔ بادشاہ نے کہا پھر۔ اس نے کہا پھر انہوں نے مجھے مارا۔ بادشاہ نے شہزادہ سے پوچھا کہ کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس نے کہا ٹھیک ہے لیکن روس کا قانون یہ اجازت نہیں دیتا کہ شہزادہ کو اندر داخل ہونے سے روکا جائے۔ بادشاہ نے کہا یہ درست ہے کہ روس کا قانون یہ اجازت نہیں دیتا کہ شہزادہ کو اندر آنے سے روکا جائے۔ لیکن کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ بادشاہ پر اپنے ملک کی کئی قسم کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جن کے لئے بسا اوقات اُسے غور اور فکر کی ضرورت ہوتی ہے اور غور اور فکر کے لئے علیحدگی ضروری ہوتی ہے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ حکومت کی ذمہ داریاں تو ادا ہوں یا نہ ہوں لیکن قانون کے محض الفاظ پورے ہوتے چلے جائیں؟ میرے سامنے اِس وقت بہت بڑی مُہم تھی جو حکومت سے تعلق رکھتی تھی اور میں چاہتا تھا کہ مجھے کچھ وقت ملے تو میں اس کے متعلق سکیم سوچوں اور غور کروں کہ کس طرح اپنے ملک کو خطرہ سے بچایا جا سکتا ہے۔ کیا ان حالات میں میرا یہ حق نہ تھا کہ میں حکم دے دیتا کہ کوئی شخص اندر نہ آئے اور میری توجہ کو کسی اَور طرف نہ پھیر دے؟ ٹالسٹائے نے عقلمندی اور ادب سے کام لیا اور اس نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی مگر تم نے رشتہ دار ہوتے ہوئے میرے حکم کی نافرمانی کی اور تم نے جو اس کو مارا تو اس کے کسی جُرم کی وجہ سے نہیں مارا بلکہ اِس لئے مارا کہ اِس نے میری فرمانبرداری کیوں کی۔ اس کے بعد بادشاہ نے ٹالسٹائے کے ہاتھ میں کوڑا دے کر کہا کہ ٹالسٹائے! اُٹھو اور اس کوڑے سے شہزادے کو مارو۔ شہزادے نے کہا روس کا قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر فوجی کسی فوجی آدمی کو مارے۔ میں فوجی ہوں اور یہ غیر فوجی ہے اس لئے یہ مجھے مار نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے! میں تم کو فوجی عُہدہ دیتا ہوں تم اسے مارو۔ گویا بادشاہ نے بتایا کہ اگر روس کا قانون یہ ہے کہ کوئی غیر فوجی کسی فوجی کو نہیں مار سکتا تو فوجی عُہدہ دینا بھی تو میرے اختیار میں ہے میں ٹالسٹائے کو فوجی عُہدہ دے دیتا ہوں۔ اس پر پھر شہزادہ نے کہا میں فوج میں کرنیل یا جرنیل ہوں

اور مجھے میرے برابر کا آدمی ہی مار سکتا ہے چھوٹا نہیں۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے! میں تم کو بھی وہی عُہدہ دیتا ہوں۔ اس پر شہزادہ نے کہا روس کا قانون یہ ہے کہ کسی نواب کو کوئی غیر نواب سزا دینے پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ بادشاہ نے کہا نواب بنانا بھی تو میرے اختیار میں ہے۔ اے نواب ٹالسٹائے! میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم اس شہزادہ کو مارو۔ اس طرح بادشاہ نے شہزادہ کے ہر عذر کو توڑا اور آخر ٹالسٹائے سے اس کو پٹوایا کیونکہ ٹالسٹائے نے بادشاہ کی خاطر مار کھائی تھی۔

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہمارا خدا اتنی بھی غیرت نہیں رکھتا جتنی ٹالسٹائے کے متعلق روس کے بادشاہ نے غیرت دکھائی؟ تم میں سے جو شخص اس لئے پیٹا جائے گا کہ وہ خدا کی بات پر ایمان لایا یا خدا کی آواز پر اس نے لبیک کہا۔ دنیا کا چھوٹا ہو یا بڑا جو اُس کو مارے گا اور سزا دے گا خدا اُسے نہیں چھوڑے گا جب تک اسے سزا نہ دے لے۔ خدا تعالیٰ کے کوڑے کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوڑا نہیں چل سکتا۔ لوگ اپنی کثرت پر گھمنڈ کرتے ہیں، لوگ اپنے جتھے پر گھمنڈ کرتے ہیں، لوگ اپنی حکومت پر گھمنڈ کرتے ہیں مگر ہمارے خدا کی حکومت دنیا کی حکومتوں سے بہت بڑی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نبیوں نے کہا کہ وہ کونے کا پتھر ہوگا جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جو اس پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔7 یعنی خواہ وہ کسی پر حملہ آور ہو یا کوئی اس پر حملہ آور ہو دونوں صورتوں میں وہ سزا پائے بغیر نہیں رہے گا۔ آپ کے متبع بھی کونے کے پتھر ہیں۔ پس یہ ڈرانے کی باتیں نہیں یہ انعام کی چیزیں ہیں۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے ایک تھے۔ پھر ایک سے دو ہوئے، دو سے چار ہوئے، چار سے آٹھ ہوئے، آٹھ سے سولہ ہوئے، سولہ سے بتیس ہوئے، بتیس سے چونسٹھ ہوئے، چونسٹھ سے ایک سو اٹھائیس ہوئے اور اس طرح ہم بڑھتے چلے گئے۔ کب وہ وقت آیا کہ ہمارا دشمن کمزور تھا اور ہم طاقتور تھے؟ ہماری تاریخ میں کوئی وقت ہم پر ایسا نہیں آیا کہ دشمن کمزور ہو اور ہم طاقتور ہوں۔ یا کب وہ وقت آیا کہ ہمارے پاس سامان تھے اور دشمن کے پاس سامان نہیں تھے؟ ہمیشہ ہمارے دشمن کے پاس ہی سامان تھے اور ہمارے پاس کوئی سامان نہیں تھے۔ یا کب وہ وقت آیا کہ دشمن نے ہمیں امن دینے کا ارادہ کیا ہو اور اس کے اس ارادے کی وجہ سے ہم بچے ہوں؟ ہمیشہ ہی دشمن نے ہمارے قتل کے فتوے دیئے لیکن ہمیشہ ہی خدا نے ہم کو بچایا اور خدا نے ہم کو بڑھایا۔ پس وہ کونسی نئی چیز ہے جس سے تم گھبراتے ہو یا کونسی نئی بات ہے جو تمہیں

تشویش میں ڈالتی ہے۔ کیا کوئی نبی دنیا میں ایسا آیا ہے جس کی جماعت نے پھولوں کی سیج پر سے گزر کر کامیابی حاصل کی ہو؟ پتھر اور کنکر اور کانٹے ہی ہیں جن پر سے نبیوں کی جماعتوں کو گزرنا پڑا اور انہی پر سے تم کو بھی گزرنا پڑے گا۔ **جس طرح ایک بکری کے بچہ کے پَیر میں جب کانٹا چُبھ جاتا ہے تو گلّہ بان اس کو اپنی گود میں اٹھا لیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرتے ہوئے اگر تمہارے پاؤں میں کانٹا بھی چُبھے گا تو ایک غریب آدمی نہیں، ایک کمزور گلہ بان نہیں بلکہ زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا خدا تم کو اپنی گود میں اٹھا لے گا۔** لیکن اگر تم ڈرتے ہو تو تم اپنے ایمان میں کمزور ہو اور تم ان نتائج کے دیکھنے کے اہل نہیں جو انبیاء کی جماعتیں دیکھتی چلی آئی ہیں۔ تم اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو، مایوسیوں کو اپنے قریب بھی نہ آنے دو، تمہیں خدا تعالیٰ نے شیر بنایا ہے تم کیوں یہ سمجھتے ہو کہ تم بکریاں ہو۔ جدھر تمہاری باگیں اُٹھیں گی اُدھر سے ہی اسلام کے دشمن بھاگنے شروع ہو جائیں گے اور جدھر تمہاری نظریں اٹھیں گی اُدھر ہی صداقت کے دشمن گرنے شروع ہو جائیں گے۔ بے شک خدا تعالیٰ کے دین کے قیام کے لئے تم ماریں بھی کھاؤ گے، تم قتل بھی کئے جاؤ گے، تمہارے گھر بھی جلائے جائیں گے مگر تمہارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے اٹھتا چلا جائے گا اور کوئی طاقت تمہاری ترقی کو روک نہیں سکے گی۔ الٰہی سنت یہی ہے کہ اس کی جماعتیں مرتی بھی ہیں، اس کی جماعتیں کچلی بھی جاتی ہیں اور اس کی جماعتیں بظاہر دنیوی نقصان بھی اٹھاتی ہیں مگر ان کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتا ہے اور یہی وہ معجزہ ہوتا ہے جو سنگدل سے سنگدل دشمن کو بھی ان کے آگے جھکا دیتا ہے اور انہیں فتح اور کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو، نمازوں پر زور دو، دعاؤں پر زور دو، شب بیداری پر زور دو، صدقہ و خیرات پر زور دو، دین کی خدمت پر زور دو، تبلیغ پر زور دو اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ جب تم خدا کے لئے اپنے آپ کو بدل لو گے تو خدا تمہارے لئے ساری دنیا کو بدل دے گا۔''

(الفضل مورخہ 10 اکتوبر 1950ء)

---

1: کریچ (Crutch): عصا۔ لاٹھی، بیساکھی

2: صحیح مسلم کتاب الزکٰوۃ باب اجر الخازن الامین......

3: كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا (البقرۃ: 21)

**4**:وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب:23)

**5**:وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آل عمران:170)

**6**:اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ (آل عمران:176)

**7**:متی باب 21 آیات 42 تا 45